السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مقتدیوں کا امام کے پیچھے چھ رکعتوں میں آمین با آواز بلند کہنا اور گیارہ رکعتوں میں آہستہ آواز سے کہنا کس حدیث میں آیا ہے، وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ترمذی میں حدیث ہے:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ، وَقَالَ آمِیْنَ، وَمَدَّ بِهَا صَوْتَه

''وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا '' غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین '' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے آمین کہی۔ (ترمذی، الصلاۃ، باب ماجاء فی التامین، ابوداؤد، الصلاۃ، باب التامین وراء الامام) ترمذی نے حسن جبکہ ابن حجر اور دار قطنی نے صحیح کہا ہے۔''

اور معلوم ہے کہ سماع و سننا جھری چیز کا ہی ہوتا ہے اور صحیح سنن ابن ماجہ میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا حَسَدَتْکُمُ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْئٍ مَا حَسَدَتْکُمْ عَلَی السَّلَامِ، وَالتَّأْمِیْنِ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قدر یہودی سلام اور آمین سے چڑتے ہیں۔ اتنا کسی اور چیز سے نہیں چڑتے۔ '' پس تم کثرت سے آمین کہنا۔ اسے امام ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔''

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا»

''جب قاری آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔''

تو ان تینوں حدیثوں کو ملانے سے مقتدیوں کا امام کے پیچھے چھ رکعتوں میں آمین بآواز بلند کہنا ثابت ہوا۔ باقی گیارہ رکعات میں ذکر و دعاء میں اصول قرآنی پر عمل کرتے ہوئے آمین سراً و خفیۃً ہوگی۔

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1